وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ
طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ
غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ
بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
4 ع 3 1 رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

(24) تم پر شادی شدہ عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے سوائے ان لونڈیوں کے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمھاری قیدی بنیں۔ وہ شادی شدہ ہوں، تب بھی تمھارے لیے ان سے ایک حیض سے استبرائے رحم کے بعد تعلق قائم کرنا حلال ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تاکیدی طور پر فرض قرار دیا ہے۔ مذکورہ عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے نکاح حلال قرار دیا ہے تاکہ تم اپنے مال خرچ کر کے حلال طریقے سے نکاح کے ذریعے سے پاکدامنی اختیار کرو اور زنا کا قصد کرنے والے نہ بنو، پھر تم جن عورتوں سے نکاح کے ذریعے سے فائدہ اٹھاؤ، انھیں ان کا حق مہر ادا کرو جو اللہ نے تم پر حتمی طور پر فرض قرار دیا ہے۔ اگر تم حق مہر مقرر کر لینے کے بعد آپس کی رضامندی سے اس میں کمی بیشی کرلو تو کوئی گناہ والی بات نہیں۔ بلاشبہ اللہ اپنی مخلوق کو اچھی طرح جاننے والا ہے، ان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنی تدبیر اور شرعی احکام مقرر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ (25) اے مردو! تم میں سے جو شخص مال کی کمی کی وجہ سے آزاد مومن عورتوں سے نکاح کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے لیے کسی دوسرے کی ظاہری طور پر ایمان دار لونڈیوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ تمھارے ایمان کی حقیقت اور باطنی معاملات کو اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ تم اور وہ دین اور انسانیت میں برابر ہو، لہٰذا ان سے نکاح کرنے میں عار محسوس نہ کرو بلکہ ان کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کرلو اور ان کے حق مہر پورے اور ٹال مٹول کے بغیر ادا کرو۔ یہ نکاح اس وقت جائز ہے جب وہ پاک دامن ہوں اور علانیہ زنا کرنے والی نہ ہوں اور نہ زنا کاری کے لیے انھوں نے خفیہ دوست بنا رکھے ہوں۔ پھر اگر وہ شادی کے بعد بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا آزاد عورتوں سے آدھی ہے، یعنی پچاس کوڑے۔ اگر وہ زنا کریں تو آزاد عورتوں کی طرح انھیں رجم نہیں کیا جائے گا۔ اہل ایمان پاک دامن لونڈیوں سے نکاح کا مذکورہ بالا جواز اور رخصت اس آدمی کے لیے ہے جسے اپنے نفس کے بدکاری میں پڑنے کا خدشہ ہو اور آزاد عورتوں سے نکاح کے لیے اس کے پاس وسائل نہ ہوں، تاہم لونڈیوں سے نکاح نہ کرنا بلکہ صبر کا دامن تھام کر رکھنا بہتر ہے تاکہ اولاد غلامی سے بچ جائے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والوں کو بے حد معاف کرنے والا ہے اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس کی رحمت کی شان ہے کہ اس نے آزاد عورتوں سے نکاح نہ کر سکنے والوں کے لیے زنا کاری کے خدشے کے پیش نظر لونڈیوں سے نکاح جائز قرار دیا۔ (26) اللہ تعالیٰ یہ احکام مقرر کر کے تمھارے لیے اپنی شریعت اور دین کے نشانات اور ان امور کو واضح کرنا چاہتا ہے جن میں تمھاری دنیا و آخرت کی مصلحتیں ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ تمھاری رہنمائی کرے کہ حلال و حرام کے بارے میں پہلے انبیاء کا کیا طرز عمل تھا اور ان کی پاکیزہ سیرت اور عمدہ عادات کیسی تھیں تاکہ تم ان کی پیروی کرو۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تم سے اپنی نافرمانی چھڑا کر تمھیں اپنی اطاعت کی طرف لگائے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس میں ہے، چنانچہ وہ اسی کے مطابق شریعت سازی کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے معاملات کی تدبیر میں اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ (27) اللہ چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے اور تمھاری برائیوں سے درگزر کرے جبکہ وہ لوگ جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم استقامت کی راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ (28) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے دین و شریعت میں تم سے بوجھ ہلکا رکھے، تمھارے لیے آسانی پیدا کرے، چنانچہ وہ تمھیں اس کام کا مکلف نہیں ٹھہراتا جس کی تم طاقت نہیں رکھتے کیونکہ وہ تمھاری فطری اور اخلاقی کمزوریوں کو جانتا ہے۔

فوائد: ❀ شادی شدہ عورتوں سے نکاح حرام ہے، خواہ وہ آزاد ہوں یا لونڈیاں۔ جب تک ان کی عدت نہ گزر جائے، عدت کا سبب خواہ کوئی بھی ہو۔ ❀ عورت کے مہر کا تعین رخصتی اور ازدواجی تعلق قائم کرنے کے بعد بھی ہوسکتا ہے۔ عورت اگر خوش دلی سے کچھ مہر شوہر کو معاف کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ ❀ ایمان دار لونڈیوں سے نکاح کا جواز اس وقت ہے جب کسی کو آزاد عورتوں سے نکاح کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں اپنے متعلق زنا کا ڈر ہو۔ ❀ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ہدایت اور گمراہی کی وضاحت کرے اور لوگوں کی ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کرے جو انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر وسیع رحمت ہے کہ وہ ان سے توبہ پسند کرتا اور ان کے ساتھ آسانی والا معاملہ فرماتا ہے اور جہاں تک خواہشات پر چلنے والوں کا معاملہ ہے تو وہ بندوں کو ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا
فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ
تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ
وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ
جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

5 8 2

(29) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم ایک دوسرے کا مال غصب، چوری اور رشوت وغیرہ کے ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ۔ ہاں، اگر مالِ تجارت ہو تو آپس کی رضامندی اور عہد و پیمان سے اس کا کھانا اور اس میں تصرف کرنا جائز ہے۔ تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، نہ کوئی خودکشی کرے اور نہ خود کو ہلاکت میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی رحمت ہی ہے کہ اس نے تمھارے خون، اموال اور عزتوں کو حرمت والا بنایا ہے۔

(30) اور جو کوئی منع کیے ہوئے ان کاموں کا ارتکاب کرے کہ دوسرے کا مال کھائے یا قتل کر کے کسی پر زیادتی کرے اور وہ یہ کام جان بوجھ کر کرے، لاعلمی یا بھول کی بنا پر نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑی آگ میں داخل کرے گا، وہ اس کی تپش برداشت کرے گا اور اس کا عذاب جھیلے گا۔ اللہ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے کیونکہ وہ پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(31) اے ایمان والو! اگر تم بڑے گناہوں کے ارتکاب سے دور رہو، جیسے: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی جان کا قتل اور سود خوری وغیرہ، تو ہم تمھارے چھوٹے گناہ مٹا کر تم سے درگزر کریں گے اور تمھیں اپنے ہاں عزت والی جگہ، جنت میں داخل کریں گے۔

(32) اے ایمان والو! اللہ نے تمھارے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے، اس فضیلت کی تمنا نہ کرو تاکہ یہ ناراضی اور حسد کا باعث نہ بنے، لہٰذا عورتوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان خصوصیات کی امید لگائیں جو اللہ نے مردوں کو دی ہیں اور نہ مردوں کے لیے جائز ہے کہ عورتوں کی خصوصیات کی آرزو کریں۔ ہر گروہ کے لیے اس کے مطابق جزا ہے جو وہ خود اپنے دائرے میں رہتے ہوئے کمائے گا۔ تم اللہ سے یہ مانگو کہ وہ تم پر اپنی عطا اور بخشش اور زیادہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خوب علم ہے، اس لیے اس نے ہر جنس کو وہ دیا ہے جو اس کے مناسب تھا۔

(33) ہم نے تم میں سے ہر ایک کے عصبہ رشتے دار بنائے جو والدین اور قریبی رشتے داروں کے ترکے کے وارث بنتے ہیں اور جن سے تمھارا پختہ عہد و پیمان ہوا اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت پر حلف لیا ہو، انھیں میراث میں سے ان کا حصہ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور وہ تمھارے ان عہد و پیمان پر بھی گواہ ہے۔ حلیف ہونے کے ذریعے سے وراثت میں حصے کا قانون شروع اسلام میں تھا، پھر منسوخ کر دیا گیا۔ (34) مرد عورتوں کا خیال رکھتے اور ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اور عورتوں کا نان و نفقہ اور نگرانی ان کے ذمے واجب ہے۔ نیک عورتیں اپنے رب کی فرمانبردار اور اپنے خاوندوں کی اطاعت شعار ہوتی ہیں اور اللہ کی توفیق سے اپنے خاوندوں کی عدم موجودگی میں ان کی عزت کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں کے بارے میں تمھیں ڈر ہو کہ وہ قول و فعل میں اپنے خاوندوں کی نافرمانی کریں گی تو اے شوہرو! پہلے انھیں وعظ و نصیحت کرو اور اللہ سے ڈراؤ۔ اگر وہ پھر بھی تمھاری بات نہ مانیں تو انھیں بستروں میں الگ کر دو، اس طرح کہ خاوند دوسری طرف منہ کر کے سوئے اور اس سے ہم بستری نہ کرے۔ اگر پھر بھی بات نہ مانیں تو انھیں ایسا ہلکا پھلکا مارو کہ مار کے نشان ظاہر نہ ہوں۔ اس طرح اگر وہ اطاعت کی طرف پلٹ آئیں تو پھر ظلم اور ڈانٹ ڈپٹ سے ان پر زیادتی نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر بلند و بالا اور اپنی ذات و صفات میں سب سے بڑا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو۔

فوائد: ❀ شریعت نے لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا اور جان، مال اور عزت میں ایک دوسرے پر زیادتی کو حرام ٹھہرایا اور اس کی خلاف ورزی پر سخت سزا لاگو کی ہے۔
❀ کبیرہ گناہوں سے دور رہنا جنت میں جانے اور صغیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔
❀ اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کی طرف نہ جھانکنا، بندے کو حسد سے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراضی سے بچاتا ہے۔
❀ مردوں کی عورتوں پر برتری کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں سرپرستی اور نگرانی کی صورت میں فضیلت دی ہے اور ان پر کچھ ذمے داریاں ڈالی ہیں، خصوصاً عورت کے نان و نفقہ کی ذمے داری۔ ❀ مرد کو ڈانٹ ڈپٹ اور ادب سکھانے کے نام پر عورت پر ظلم و زیادتی کرنے سے باز رہنے کی وارننگ اور اس بات کی یاد دہانی کرائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر اور غالب ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ
وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَ
الْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَ
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ
وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا
عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ
حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ
إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(35) اے میاں بیوی کے سرپرستو! اگر تمھیں خدشہ ہو کہ میاں بیوی کا اختلاف عداوت اور دوری کا سبب بن جائے گا تو پھر دونوں طرف سے ایک ایک عادل آدمی مقرر کر دو جو مصلحت کو سامنے رکھ کر ان کی علیحدگی یا اکٹھا رہنے کا فیصلہ کریں۔ موافقت اور ملاپ بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ اگر دونوں فیصلہ کرنے والے بہترین طرزِ عمل اختیار کر کے صلح کی راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں موافقت پیدا کر دے گا اور دونوں کا اختلاف ختم کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پر اپنے بندوں کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ بندوں کے دلوں کے چھپے رازوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

(36) اور تسلیم و رضا کے ساتھ اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ والدین کا ادب و احترام اور ان کے ساتھ نیکی کر کے ان سے حسن سلوک کرو۔ قریبی عزیزوں، یتیموں اور حاجت مندوں کے ساتھ نیکی کرو۔ قرابت دار ہمسائے سے حسن سلوک کرو اور اس پڑوسی سے بھی جو رشتے دار نہیں ہے اور ہم مجلس سے بھی اچھا سلوک کرو۔ اجنبی مسافر سے بھی، جس کے وسائل ختم ہو گئے ہوں، حسنِ سلوک کرو اور اپنے غلاموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خود پسند، لوگوں پر تکبر کرنے والا اور فخر سے خود اپنی تعریفیں کرنے والا ہو۔

(37) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ناپسند کرتا ہے جو اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اتنا بھی خرچ نہیں کرتے جسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے اور وہ لوگوں کو بھی اپنے قول و فعل سے اسی بخل کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے جو رزق اور علم دیا ہے، اسے چھپاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے حق واضح نہیں کرتے بلکہ اسے چھپاتے اور باطل ظاہر کرتے ہیں۔ مذکورہ عادات کافروں کی عادات میں سے ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(38) اور ہم نے ان لوگوں کے لیے بھی عذاب تیار کر رکھا ہے جو لوگوں کو دکھانے اور ان سے داد لینے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان بھی نہیں رکھتے۔ ہم نے یہ رسوا کرنے والا عذاب اُنھی کے لیے تیار کیا ہے۔ انھیں شیطان کی پیروی ہی نے گمراہ کیا ہے اور جس کا ہمہ وقت کا دوست اور ساتھی شیطان ہو جائے تو وہ نہایت برا ساتھی ہے۔

(39) انھیں کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان لے آتے اور آخرت پر یقین رکھتے اور اپنے مال ان کاموں میں خرچ کرتے جنھیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا اور ان سے راضی ہوتا ہے؟ بلکہ اس میں خیر ہی خیر تھی۔ اور اللہ ہمیشہ سے انھیں خوب جاننے والا ہے۔ اس پر ان کا حال پوشیدہ نہیں اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی ضرور جزا دے گا۔

(40) اللہ تعالیٰ سراپا عدل ہے۔ وہ اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی کرے گا اور قیامت کے دن ان کی نیکیوں میں سے چھوٹی چیونٹی کی مقدار برابر بھی کمی نہیں کرے گا اور نہ ان کے گناہوں میں اضافہ کرے گا۔ اگر ذرہ برابر بھی کوئی نیکی ہوگی تو وہ اپنے فضل سے اس کا ثواب دگنا کر دے گا اور اس کے ساتھ مزید اپنی طرف سے عظیم ثواب عطا کرے گا۔

(41) قیامت کے دن اس وقت صورت حال کیا ہوگی جب ہم ہر امت کے نبی کو لا کھڑا کریں گے؟ وہ امت کی کارکردگی کی گواہی دے گا اور اے رسول (ﷺ)! آپ کو آپ کی امت پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

فوائد: ❀ برے اور مذموم اخلاق سے ڈرایا گیا ہے، جیسے: تکبر، فخر ومباہات، بخل، علم چھپانا اور اسے لوگوں کے لیے بیان نہ کرنا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے کمال عدل اور اس کی وسیع رحمت میں سے ہے کہ وہ اپنے بندوں پر معمولی سا ظلم بھی نہیں کرتا بلکہ ان کی نیکیاں کئی گنا بڑھا کر ان پر فضل فرماتا ہے۔

يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى
بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ ؕ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاَعْدَآىِٕكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ
يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَ
لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

6 ع 3

(42) اس عظیم دن میں وہ لوگ خواہش کریں گے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی: کاش! وہ مٹی بن جائیں اور زمین کے ساتھ برابر ہو جائیں اور وہ اپنے عملوں میں سے کوئی چیز اللہ سے چھپا نہیں سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں پر مہر لگا دے گا تو وہ بول نہیں سکیں گی، پھر وہ ان کے باقی اعضاء کو حکم دے گا تو وہ ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(43) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ تم نشے سے باہر آ جاؤ اور تمھیں معلوم ہو جائے کہ تم کیا کہہ رہے ہو...... یہ حکم، شراب کی حرمت کے قطعی حکم سے پہلے تھا...... اور جب تک تم غسل نہ کر لو، جنابت کی حالت میں نماز پڑھو نہ اس حالت میں مساجد میں داخل ہو۔ ہاں، اگر ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرنا پڑے تو اجازت ہے۔ اگر تمھیں کوئی ایسا مرض لاحق ہو جس کے ہوتے ہوئے تمھارے لیے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو یا تم سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بے وضو ہو گیا ہو یا تم نے بیویوں سے ہم بستری کی ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی استعمال کرو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا تیمم کر لو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری کمی کوتاہی معاف کرنے والا اور تمھیں بے حد بخشنے والا ہے۔

(44) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو ان یہود کے معاملے کا علم نہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات کے ذریعے علم کا کچھ حصہ دیا ہے تو وہ ہدایت کے بدلے گمراہی کے طلب گار ہیں؟ اے اہلِ ایمان! وہ تمھیں بھی اس سیدھی راہ سے بھٹکانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں جو رسول ﷺ تمھارے پاس لے کر آئے ہیں تاکہ تم ان کے ٹیڑھے راستے پر چلو۔

(45) اور اے اہلِ ایمان! اللہ عزوجل تمھارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے، اس لیے اس نے ان کے بارے میں تمھیں بتایا اور تمھارے لیے ان کی عداوت کو واضح کیا ہے۔ اور اللہ بہترین دوست اور کارساز ہے۔ وہ تمھیں ان کے مکر و فریب اور لڑائی سے بچائے گا اور اللہ کی مدد کافی ہے جو تمھیں ان کی چالوں اور شرارتوں سے بچا کر ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا۔

(46) یہود میں سے ایک گروہ نہایت برا ہے جو اس کلام کو بدل دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ وہ اس کی تاویل اس سے ہٹ کر کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ جب رسول ﷺ انھیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی نافرمانی کی۔'' وہ مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہم جو کہتے ہیں، سنیے۔ آپ نہ سن پائیں۔'' اور ﴿رَاعِنَا﴾ کے لفظ سے یہ باور کراتے ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری بات پر بھی توجہ دیجیے، حالانکہ وہ اس سے رعونت (او چھاپن) مراد لیتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ اپنی زبانوں کو ٹیڑھا کرتے ہیں، مقصد آپ کو بددعا دینا اور دین پر طعن کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے قول ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی نافرمانی کی۔'' کی جگہ کہتے: ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کو مانا'' اور ''سنیے۔ آپ کو سنائی نہ دے۔'' کی جگہ ''آپ سنیے'' کہتے اور رَاعِنَا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہتے: ہمارا انتظار کیجیے تاکہ ہم آپ کی بات سمجھ لیں تو یہ ان کے حق میں پہلی بات سے بہت بہتر اور عدل کے زیادہ قریب ہوتا کیونکہ اس میں وہ حسنِ ادب ہے جو نبیِ اکرم ﷺ کے شایانِ شان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی اور ان کے کفر کے سبب انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیا، چنانچہ وہ ایسا ایمان نہیں لاتے جو انھیں نفع دے۔

فوائد: ❀ قیامت کے مناظر انتہائی خطرناک اور شدید ہولناک ہوں گے کہ کافر وہاں خواہش کرے گا: کاش! وہ مٹی ہو جائے۔

❀ جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا اور مسجد میں ٹھہرنا منع ہے، تاہم ضرورت کے تحت حالتِ جنابت میں مسجد میں ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرنا جائز ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے ایک آسانی یہ ہے کہ پانی کی عدم دستیابی یا اس کے استعمال پر عدم قدرت کی صورت میں تیمم کو جائز قرار دیا ہے۔

❀ اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کافی ہے جو انھیں باقی سب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ
يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
7 ع 8 4 اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ
فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ ۙ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ
عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

(47) اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے محمد (ﷺ) پر نازل کیا، وہ جو تمھاری تورات اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے، اس سے پہلے کہ ہم تمھارے چہرے کے حواس (ناک، منہ، آنکھیں) مٹا دیں اور انھیں پچھلی جانب کر دیں یا انھیں اس طرح اللہ کی رحمت سے دھتکار دیں جیسے ہم نے ان لوگوں کو دھتکار دیا تھا جنھوں نے روکے جانے کے باوجود ہفتے والے دن شکار کر کے زیادتی کی تھی، پھر اللہ نے ان کی شکلیں بگاڑ کر انھیں بندر بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم اور تقدیر ہر صورت نافذ ہونے والی ہے۔

(48) اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور شرک و کفر سے کم گناہ جس کے چاہے گا، اپنے فضل سے معاف کر دے گا یا جسے چاہے گا، اپنے عدل سے اس کے گناہوں کے بقدر عذاب دے گا۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا، اس نے بہت بڑا گناہ کیا۔ جو اس گناہ پر مرا، اسے کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

(49) اے رسول (ﷺ)! کیا ان لوگوں کا معاملہ آپ کے علم میں نہیں جو اپنی پاکیزگی کا چرچا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اعمال کی بڑی تعریف کرتے ہیں؟ بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، پاک صاف قرار دیتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے کیونکہ وہی دلوں کے پوشیدہ راز بھی جانتا ہے۔ اور ان کے اعمال کے ثواب میں کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔

(50) اے رسول (ﷺ) ملاحظہ فرمائیں! یہ بذاتِ خود اپنی تعریفیں کر کے اور خود کو پاک صاف قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹ گھڑتے ہیں! ان کی گمراہی واضح کرنے کے لیے یہ ایک کھلا گناہ ہی بہت بڑا ہے۔

(51) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ ان یہود کے حال کو نہیں جانتے اور اس پر تعجب نہیں کرتے جنھیں اللہ نے علم کا کچھ حصہ عطا کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر معبودوں پر ایمان رکھتے ہیں اور مشرکین کی طرف داری کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں؟

(52) جو لوگ اس طرح کے باطل عقائد و نظریات رکھتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دھتکار دے، آپ اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

(53) ان کے لیے بادشاہت اور سلطنت میں کوئی حصہ نہیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیتے، اتنا بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کی پشت پر شگاف ہوتا ہے۔

(54) بلکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں نبوت، ایمان اور زمین میں اقتدار دیا ہے۔ یہ ان سے حسد کیوں کرتے ہیں جبکہ یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ ہم نے آلِ ابراہیم، یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی اسرائیل کو کتاب عطا کی اور اس کتاب کے علاوہ حکمت و دانائی سے بھی نوازا اور انھیں بہت بڑی سلطنت اور بادشاہی بھی دی؟

فوائد: ❀ یہود کے جرائم کا ذکر، جیسے: کلام اللہ کو بدلنا، رسول اکرم ﷺ کی بے ادبی کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت سے ہٹ کر فیصلے کرانا۔
❀ شرک و کفر کے خطرات کا بیان اور یہ کہ اگر کوئی شرک و کفر پر مرا تو اس کی بخشش ہرگز نہ ہوگی اور اس سے کمتر گناہوں کی بخشش اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔
❀ اہلِ کتاب کے کفر کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ان کا اہلِ ایمان سے حسد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور اقتدار کے جو انعامات مسلمانوں پر کیے ہیں، وہ ان سے جلتے ہیں۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ
لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا
بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

(55) اہلِ کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل کیا اور ان کی اولاد میں آنے والے نبیوں پر نازل کیا اور کچھ نے اس پر ایمان لانے سے اعراض کیا اور یہی موقف ان کا اس کے بارے میں ہے جو محمد ﷺ پر اتارا گیا۔ ان میں سے کفر کرنے والوں کے لیے بدلے میں آگ کا عذاب ہی کافی ہے۔

(56) بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، عنقریب ہم قیامت کے روز انھیں بڑی خوفناک آگ میں ڈالیں گے جو انھیں گھیر لے گی۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی، ہم ان کے علاوہ دوسری کھالیں بدل دیں گے تاکہ ان پر عذاب جاری رہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اس پر غالب نہیں آسکتی۔ اس کا ہر فیصلہ اور تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

(57) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی پیروی کی اور اطاعت وفرمانبرداری والے کام کیے، ہم بہت جلد قیامت کے دن انھیں ضرور ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ قیام کریں گے۔ ان کے لیے ان جنتوں میں ہر آلائش سے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور ہم انھیں لمبے چوڑے گھنے سایوں میں داخل کریں گے جن میں گرمی ہوگی نہ سردی۔

(58) بلاشبہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمھارے سپرد ہیں، انھیں ان کے مالکوں تک پہنچاؤ اور تمھیں حکم دیتا ہے کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے کرو اور کسی ایک طرف جھکاؤ ظاہر کرو نہ فیصلے میں ظلم کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھیں جو بھی نصیحت کرتا ہے اور ہر حال میں تمھاری جو رہنمائی کرتا ہے، وہ بہت ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری باتوں کو خوب سننے والا اور تمھارے کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(59) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اس طرح کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کرو اور ان کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آجاؤ اور اپنے حکمرانوں کی اس وقت تک اطاعت کرو جب تک وہ تمھیں کسی قسم کی اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیں۔ اور اگر کسی شے میں تمھارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول (ﷺ) کی سنت کی طرف لوٹا دو اگر تمھارا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے۔ کتاب وسنت کی طرف تمھارا یہ رجوع، اختلاف کو طول دینے اور اپنی رائے پر اڑ جانے سے بہت بہتر ہے اور اس کا نتیجہ بھی تمھارے حق میں اچھا ہے۔

(60) اے نبی (ﷺ)! کیا آپ نے منافق یہودیوں کا تضاد دیکھا ہے جو ایک طرف تو جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر اور آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوا اور دوسری طرف اپنے جھگڑوں میں فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی طرف رجوع کرتے ہیں، حالانکہ انھیں ایسے قوانین کو نہ ماننے کا حکم ہے۔ دراصل شیطان انھیں حق سے اتنا دور لے جانا چاہتا ہے کہ وہ ہدایت پا ہی نہ سکیں۔

فوائد: ❀ امانتوں کی حفاظت اور عدل وانصاف سے فیصلے کرکے اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ حکمرانوں کی اطاعت واجب ہے جب تک اللہ کی معصیت ونافرمانی کا حکم نہ دیں۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کی طرف رجوع کیا جائے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور نظام کے فیصلے قبول کرنا اور اس پر راضی ہونا ایمان کے منافی ہے۔ ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی شریعت کو حاکم تسلیم کیا جائے، نہ صرف یہ کہ مانا جائے بلکہ ظاہر وباطن سے دل کی خوشی کے ساتھ اللہ کی شریعت کے فیصلوں کو قبول کیا جائے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ
رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۚ ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا
أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ
يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن
رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا
عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا
فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ
بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن
لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾

(61) جب ان منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا ہے، اسے مان لو اور آؤ رسول ﷺ کی طرف، ان سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرالو تو اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں دیکھتے ہیں کہ وہ دوسروں سے فیصلہ کروانے کی خاطر آپ سے مکمل طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

(62) ان منافقوں کا اس وقت کیا حال ہوتا ہے جب انھیں ان کے کیے ہوئے گناہوں کے سبب مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پھر اے رسول (ﷺ)! یہ آپ کے پاس آتے ہیں، اللہ کی قسمیں اٹھاتے ہوئے معذرتیں کرتے ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر دوسروں سے فیصلہ کرانے کا مقصد صرف جھگڑنے والوں کے ساتھ بھلائی اور مسئلے کا حل نکالنا تھا، حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹے ہیں کیونکہ بندوں کے ساتھ بھلائی اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے میں ہے۔

(63) یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں چھپی منافقت اور گھٹیا سوچ اللہ خوب جانتا ہے، لہٰذا اے رسول! انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان سے منہ پھیر لیں اور انھیں جنت کا شوق اور دوزخ کا خوف دلاتے ہوئے اللہ کا حکم کھول کر بیان کر دیں اور انھیں ایسی واضح اور ٹھوس نصیحت کریں جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔

(64) ہم نے جو رسول بھیجا اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ جو بھی حکم دے، اللہ کی تقدیر و مشیت سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اے رسول! جب انھوں نے نافرمانی کر کے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، اسی وقت اقرار اور توبہ کرتے ہوئے ندامت و شرمندگی کے ساتھ آپ کی زندگی میں آپ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے اور آپ بھی ان کے لیے بخشش مانگتے تو اللہ ضرور ان کی توبہ قبول کرتا، ان پر رحم بھی فرماتا۔

(65) لیکن معاملہ ایسے نہیں جیسے منافق سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی کہ ان کی تصدیق اور ایمان کا اس وقت تک کوئی اعتبار ہی نہیں جب تک وہ رسول اکرم ﷺ کو آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد آپ کی شریعت کو اپنے تمام اختلافات کا حاکم وفیصل نہیں مان لیتے، پھر رسول اکرم ﷺ کے فیصلوں کو راضی خوشی تسلیم نہیں کر لیتے اور جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان کے بارے میں ان کے دلوں میں کوئی گھٹن اور شک نہ رہے اور وہ ظاہر و باطن کی مکمل فرماں برداری سے انھیں پوری طرح تسلیم نہ کر لیں۔

(66)-(68) اگر ہم ان پر ایک دوسرے کو قتل کرنا یا گھروں سے نکلنا فرض کر دیتے تو ان میں سے بہت تھوڑے لوگ ہی ہمارا حکم مانتے۔ انھیں چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے انھیں ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو ان کے لیے باعث مشقت ہوتا۔ اگر وہ ایسا کرتے جیسے انھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نصیحت کی گئی تھی تو یہ ان کے لیے مخالفت کی نسبت بہت بہتر ہوتا اور اس سے ان کے ایمان میں بھی پختگی آتی۔ اور ہم انھیں اپنی طرف سے عظیم ثواب دیتے، نیز انھیں ایسے راستے کی توفیق عطا فرماتے جو اللہ تعالیٰ اور جنت تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد: ❀ منافقین کی ایک نمایاں علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی شریعت پر خوش نہیں ہوتے اور طاغوت کے فیصلوں کو اللہ کے فیصلے پر مقدم سمجھتے ہیں۔

❀ جاہل اور گمراہ لوگوں سے منہ موڑنے کی ترغیب اور انھیں نصیحت کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرانے کی بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

❀ اطاعت اور فرماں برداری کے کام دین پر ثابت قدمی کے اہم ترین اسباب ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا
ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ
شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ
تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ
فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ
لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ
لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ ۧ

9 ع 11 6

(69) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے، وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنھیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر کے ان پر انعام کرے گا، جیسے: انبیاء، صدیقین جو انبیاء کی لائی ہوئی تعلیمات کی تصدیق کرنے میں اور ان پر عمل پیرا ہونے میں درجۂ کمال پر فائز ہیں، شہداء جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اور نیکوکار جن کا ظاہر و باطن نہایت درست تھا تو اللہ نے ان کے اعمال بھی درست کر دیے۔ جنت میں یہ کتنے ہی بہترین ساتھی ہیں!

(70) یہ مذکورہ ثواب اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر خاص مہربانی ہے اور اللہ ان کے احوال کو خوب جاننے والا ہے، اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کا ضرور بدلہ دے گا۔

(71) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! سامانِ جنگ اور قتال میں کام آنے والے دیگر آلات کے ساتھ دشمن سے اپنا بچاؤ کرو، پھر ان کے خلاف گروہ در گروہ نکلو، یا سب اکٹھے نکل کھڑے ہو، مصلحت کو سامنے رکھتے ہوئے اور دشمن کو سزا دینے کے لیے دونوں طرح ہی جائز ہے۔

(72) اور اے مسلمانو! بلاشبہ تم میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو بزدلی کی وجہ سے دشمن سے لڑائی کرنے میں پس وپیش سے کام لیتے ہیں۔ اس طرح وہ دوسروں کے حوصلے پست کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والے منافق اور کمزور ایمان والے لوگ ہیں۔ اگر تمھیں قتل یا کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو بچ جانے پر ان میں سے کوئی یوں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں تھا ورنہ جس پریشانی میں وہ مبتلا ہوئے، میں بھی ہو جاتا۔

(73) اور اے مسلمانو! اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں فتح یا غنیمت کی صورت میں فضل و احسان مل جائے تو یہ جہاد سے پیچھے رہ جانے والا ضرور کہے گا، جیسے وہ تم میں سے نہیں اور تمھارے اور اس کے درمیان کوئی محبت اور تعلق نہیں: کاش! میں بھی ان کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا جیسی ان مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔

(74) چاہیے کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں وہ قتال کریں جو دنیا کی زندگی سے بے نیاز ہیں اور آخرت کا شوق رکھتے ہیں، وہ دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں لڑے تاکہ اس کا دین بلند ہو اور وہ شہید ہو جائے یا دشمن پر غالب آئے اور کامیاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے عظیم ثواب دے گا جو کہ جنت اور اللہ کی رضامندی ہے۔

(75) اے ایمان والو! تمھیں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کو بچانے کے لیے جہاد کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جو اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں مکے سے نکال کیونکہ یہاں کے باشندے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے بندوں پر زیادتی کر کے ظلم کرتے ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مقرر کر دے جو ہمارے معاملے کی دیکھ بھال کرے، ہمارا حمایتی و مددگار ہو اور ہم سے مصیبت و تکلیف دور کرے۔

فوائد: ❀ دشمن کے خلاف لڑائی کے تمام اسباب وذرائع بروئے کار لا کر احتیاط اور بچاؤ کی راہ اختیار کرنی چاہیے اور جہاد کی تیاری چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہنا کوئی عقل مندی نہیں۔

❀ جہاد کے معاملے میں سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور لوگوں کو اس میں کمزوری دکھانے سے منع کرنا چاہیے کیونکہ جہاد مسلمانوں کی عزت اور دشمن کے تسلط سے بچنے کا سب سے عظیم ذریعہ ہے۔

❀ دین کی سربلندی اور کمزوروں کی نصرت کے لیے قتال (جہاد) کا وجوب، نیز خوف، بزدلی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر اعتراضات کی مذمت کی گئی ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ
إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ
لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ
اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا
أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَمَا تَكُونُوا
يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ
حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ
هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ
حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ
لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾

10 ع 7

(76) سچے مومن اللہ کی راہ میں اس کے دین کی سر بلندی کے لیے لڑتے ہیں اور کافر اپنے معبودوں کی خاطر لڑتے ہیں۔ تم شیطان کے مددگاروں سے لڑائی کرو۔ اگر تم ان سے لڑائی کرو گے تو یقیناً ان پر غالب آؤ گے کیونکہ شیطان کی چال نہایت کمزور ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

(77) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو اپنے ان صحابہ کے معاملے کا علم نہیں جنھوں نے جہاد کی فرضیت سے پہلے درخواست کی کہ ان پر جہاد فرض کر دیا جائے تو ان سے کہا گیا: اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لو۔ نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو، پھر جب انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اسلام کو طاقت و عزت حاصل ہوگئی اور لڑائی فرض ہوگئی تو ان میں سے بعض لوگوں پر یہ گراں گزرا اور وہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ۔ انھوں نے کہا: اے ہمارے رب! تو نے ہم پر لڑنا کیوں فرض کیا؟ تو نے اسے کچھ وقت تک ٹال کیوں نہ دیا کہ ہم دنیا سے فائدہ اٹھا لیتے۔ اے رسول! انھیں کہہ دیں: دنیا کا فائدہ جتنا بھی زیادہ ہو جائے، وہ تھوڑا اور ختم ہونے والا ہے اور آخرت اس کے لیے بہت بہتر ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے کیونکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور تمھارے نیک اعمال سے کوئی چیز کم نہ کی جائے گی، خواہ وہ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں موجود دھاگے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(78) تم جہاں بھی ہوئے، جب تمھاری موت کا وقت آئے گا تو وہ تمھیں پا لے گی خواہ تم میدانِ جنگ سے دور مضبوط قلعوں میں بھی ہوئے۔ اگر ان منافقوں کو حسبِ منشا اولاد اور رزق مل جائے تو کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انھیں اولاد اور رزق میں تنگی کا سامنا کرنا پڑے تو نبی ﷺ سے نحوست لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ مصیبت آپ کے سبب سے ہے۔ اے رسول! ان کی تردید کرتے ہوئے کہہ دیں: ہر تنگی اور آسانی اللہ تعالیٰ کی قضا و تقدیر کا نتیجہ ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اس طرح کی بات کرتے ہیں۔ لگتا ہے آپ جو بات ان سے کرتے ہیں، وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتے!

(79) اے ابن آدم! تجھے رزق اور اولاد کی صورت میں جو خوشی بھی ملتی ہے، وہ اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے اپنے فضل و احسان سے تجھے عطا کی ہے اور رزق و اولاد کے بارے میں تجھے جس ناگواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ تیری ان نافرمانیوں کے سبب ہے جن کا تو ارتکاب کرتا ہے۔ اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ انھیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ آپ جو پیغام اللہ کی طرف سے لوگوں کو پہنچاتے ہیں، اس میں آپ کی سچائی پر اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے کہ اس نے آپ کو دلائل اور کھلی نشانیاں عطا کی ہیں۔

(80) جو رسول کے حکموں کی تعمیل کرے اور ان کے منع کیے گئے کاموں سے باز آ کر اطاعت کرے تو اس نے اللہ کا حکم مان لیا اور اے رسول! جس نے آپ کی اطاعت سے منہ موڑا، اس پر آپ غم زدہ نہ ہوں۔ ہم نے آپ کو اس پر نگران بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ اس کے اعمال کی حفاظت کریں۔ ہم خود ہی اس کے اعمال شمار کر کے اس کا محاسبہ کریں گے۔

فوائد: ❀ آخرت کا گھر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کے کام کرنے والوں کے لیے دنیا، اس کے ساز و سامان اور خواہشات سے بہتر ہے۔

❀ خیر و شر سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کئی وجوہات کی بنا پر دنیا میں تکلیفیں دیتا ہے جن میں سے ایک سبب بندوں کے گناہ اور نافرمانیاں بھی ہیں۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ
مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ
الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا
كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ
وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ
يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا
نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً
حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ
لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُمْ
بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ
الربع كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ
11 ع 11 8 الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ ع

(81) منافقین آپ کے سامنے یہ دعویٰ کرتے ہیں: ہم آپ کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہیں اور جب آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ایک گروہ آپ کے پاس جس بات کا اظہار کر کے گیا ہوتا ہے، اس کے برعکس خفیہ طریقے سے تدبیریں کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا سازشیں کرتے ہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی سازشوں پر سزا دے گا۔ آپ ان پر توجہ نہ دیں، وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کریں اور اسی پر بھروسا کریں اور اللہ ہی کارساز کافی ہے جس پر اعتماد کیا جا سکے۔

(82) یہ قرآن مجید کیوں نہیں پڑھتے اور اس میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے؟ تاکہ ان پر ثابت ہو جائے کہ اس میں کوئی اختلاف اور اضطراب نہیں اور انھیں علم ہو جائے کہ آپ جو لائے ہیں، وہ صداقت پر مبنی ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ ضرور اس کے احکام میں اضطراب اور اس کے معانی میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔

(83) جب ان منافقوں کے پاس مسلمانوں کے امن وخوشحالی یا خوف وپریشانی کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے ظاہر کر کے پھیلا دیتے ہیں۔ اگر یہ تھوڑا صبر کر لیں اور اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ اور اصحابِ علم ودانش سے استفسار کر لیں تاکہ وہ انھیں اس کے بارے میں بتائیں کہ یہ خبر ظاہر کرنی ہے یا چھپانی ہے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اے ایمان والو! اگر اللہ نے تم پر اسلام کے ذریعے سے اپنا فضل اور قرآن کے ذریعے سے اپنی رحمت کر کے تمھیں اس آزمائش سے بچایا نہ ہوتا جس میں منافق مبتلا ہیں تو سوائے چند افراد کے تم سب شیطان کے وسوسوں کی پیروی میں لگ جاتے۔

(84) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں قتال کریں اور آپ سے کسی دوسرے کے بارے میں باز پرس ہوگی نہ اس کی وجہ سے آپ کو موردِ الزام ٹھہرایا جائے گا کیونکہ آپ صرف خود کو جہاد وقتال پر آمادہ کرنے کے مکلف اور ذمہ دار ہیں۔ اور مومنوں کو قتال کرنے کی ترغیب دیں اور اس پر آمادہ کرتے رہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ تمھارے جہاد سے کافروں کی قوت کو پارہ پارہ کر دے گا۔ اللہ سب سے بڑھ کر طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

(85) جو کسی دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے لیے بھی ثواب میں سے حصہ ہوگا اور جو کسی دوسرے کا برا کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے لیے گناہ میں سے حصہ ہے۔ انسان جو عمل بھی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور وہ عنقریب اس کا بدلہ بھی دے گا۔ تم میں سے جو کوئی خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ بنا، اس کے لیے بھی اس میں سے ثواب ہے اور جو کوئی برائی کے حصول کا سبب بنا، اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔

(86) اور جب کوئی تمھیں سلام کرے تو اس کے سلام سے بہتر اور افضل طریقے سے جواب دو یا کم از کم انھی الفاظ کا تبادلہ کر دو، البتہ احسن انداز سے جواب دینا افضل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ضرور دے گا۔

(87) اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ ضرور تمھارے اگلوں پچھلوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں تاکہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے اور کوئی بھی اللہ سے بڑھ کر بات کرنے میں سچا نہیں۔

فوائد: ❀ قرآن مجید پر تدبر اور غور وفکر سے یہ یقین پختہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے کیونکہ یہ باہمی تضاد، اضطراب اور تردّد سے سلامت ہے۔ اور تدبر سے ان احکام کی عظمت کا بھی اندازہ ہوتا ہے جن پر یہ مشتمل ہے۔
❀ ان خبروں کو پھیلانا درست نہیں جن سے مومنوں کے امن وامان کی فضا خراب ہوتی ہو یا جن سے مسلمانوں کی صفوں میں بددلی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔
❀ مسلمانوں کے فیصلوں سے متعلق گفتگو اور عوام الناس کے معاملات سے متعلق پالیسی بیانات اصحابِ علم اور حکومتی ذمے داران ہی کو جاری کرنے چاہئیں۔
❀ اچھے کام کی سفارش کرنا جائز عمل ہے، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا حق غصب ہوتا ہو اور ہر وہ سفارش حرام ہے جس میں گناہ اور دوسرے کی حق تلفی ہو۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۚ
أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿88﴾ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا
فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿89﴾ إِلَّا
الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ
جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا
قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ
اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا
جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿90﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ
يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى
الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ
السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
12 ع 4 9 ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿91﴾

(88) اے مومنو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں تمھارے دو گروہ ہو گئے ہیں؟ ایک گروہ ان کے کفر کی وجہ سے ان سے قتال کرنے کا موقف رکھتا ہے جبکہ دوسرا گروہ ان کے ایمان کی وجہ سے ان سے قتال نہ کرنے کا قائل ہے؟ تمھارے لیے ان کے بارے میں اختلاف کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انھیں دوبارہ کفر و گمراہی میں دھکیل دیا ہے۔ کیا تم اسے ہدایت دینا چاہتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی توفیق نہیں دی؟ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے، آپ اس کے لیے ہدایت کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

(89) منافق یہ خواہش رکھتے ہیں کاش کہ تم بھی اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن کا انکار کرو جس طرح انھوں نے کیا، پھر ان کے ساتھ کفر میں برابر ہو جاؤ، لہٰذا ان کی عداوت کی وجہ سے انھیں دوست مت بناؤ یہاں تک کہ وہ شرک والے علاقے سے مسلمانوں کے علاقے کی طرف اللہ کی راہ میں ہجرت کریں تاکہ ان کے ایمان کا پتہ چلے۔ اگر وہ اس سے انکار کریں اور اپنے حال پر قائم رہیں تو تم انھیں جہاں کہیں بھی پاؤ، پکڑ کر قتل کر دو۔ ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ کہ وہ تمھارے معاملات کا نگران بنے اور نہ کسی کو مددگار بناؤ کہ تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھاری مدد کرے۔

(90) ہاں، ان میں سے جو ایسی قوم کے ساتھ مل جائے جس کا تمھارے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو یا وہ تمھارے پاس بوجھل دل کے ساتھ اس حال میں آ جائیں کہ وہ تمھارے ساتھ لڑنا چاہتے ہوں نہ اپنی قوم کے ساتھ (تو انھیں چھوڑ دو)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انھیں تمھارے خلاف لڑنے کا موقع اور قوت دے دیتا، پھر وہ تمھارے ساتھ لڑائی کرتے، لہٰذا اللہ کی طرف سے امن و عافیت غنیمت جانو، پھر اگر وہ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور انھوں نے تمھارے ساتھ جنگ نہیں کی اور صلح کے طلب گار ہیں تو انھیں قتل کرنے اور قیدی بنانے کا اقدام نہ کرو۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ حق نہیں دیا کہ تم انھیں قتل کرو اور قیدی بناؤ۔

(91) اے ایمان والو! تمھیں منافقوں کا ایک دوسرا گروہ بھی ملے گا جو اپنی جان بچانے کے لیے تمھارے سامنے خود کو مومن ظاہر کریں گے اور جب اپنی کافر قوم کے پاس جائیں گے تو ان سے امن پانے کے لیے ان کے سامنے کفر کا اظہار کریں گے۔ انھیں جب بھی کفر و شرک کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ بڑے زور و شور سے اس میں کود پڑتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر تم سے جنگ کرنا نہ چھوڑیں اور صلح کرتے ہوئے تمھارے فرماں بردار نہ ہوں اور اپنے ہاتھ تم سے نہ روکیں تو وہ جہاں بھی ملیں، انھیں پکڑ لو اور قتل کر دو۔ مذکورہ بالا صفات والے لوگوں کو پکڑنے اور قتل کرنے کے جواز کی واضح دلیل ہم نے تمھیں عطا کی ہے جو کہ ان کی غداری اور مکر و فریب ہے۔

فوائد: ❀ بعض منافقوں کی حالت پوشیدہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے۔
❀ منافقوں کے حالات اور وقتی مصلحت کے مطابق ان سے برتاؤ کرنے کی کیفیت کا بیان ہے۔
❀ اسلام کا عادلانہ حکم کہ جس منافق سے اذیت نہ پہنچے، اس سے ہاتھ روک لیے جائیں۔
❀ اللہ کی راہ میں جہاد اہلِ نفاق کا پردہ چاک کرتا ہے کہ منافق جہاد سے پیچھے رہتے ہیں اور انتہائی غیر معقول عذر تراشتے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن
كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن
كَانَ مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَـٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَ
تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَـٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ وَأَعَدَّ لَهُۥ
عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ
فَتَبَيَّنُوا۟ وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَـٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ
عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن
قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾
لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَـٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُو۟لِى ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَـٰهِدُونَ
فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَـٰهِدِينَ
بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَـٰعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ
ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَـٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَـٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾

(92) کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کرے، الّا یہ کہ غلطی سے اس سے ایسا ہو جائے۔ جس نے غلطی سے کسی دوسرے مومن کو قتل کیا، اسے کفارے کے طور پر ایک مومن غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہوگا اور قاتل کے قریبی عزیز جو اس کے وارث ہیں، ان کے ذمے ہے کہ وہ مقتول کے وارثوں کو دِیَت ادا کریں۔ ہاں، اگر مقتول کے ورثاء دیت معاف کر دیں تو وہ ساقط ہو جائے گی۔ اگر مقتول مومن ہے اور اس کا تعلق کسی ایسی قوم سے ہے کہ ان کے اور تمھارے درمیان جنگ (دشمنی) ہے تو پھر قاتل پر ایک مومن غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا فرض ہے اور اس پر دیت نہیں ہے۔ اور اگر مقتول مومن نہیں لیکن وہ ایسی قوم سے ہے کہ تمھارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے، مثلاً ذمی ہے تو قاتل کے وارثوں پر فرض ہے کہ وہ مقتول کے وارثوں کو دیت دیں اور قاتل پر اپنے گناہ کے کفارے کے لیے ایک مومن غلام یا لونڈی آزاد کرنا فرض ہے۔ اگر اسے کوئی غلام یا لونڈی نہ ملے یا وہ اس کی قیمت ادا نہ کر سکے تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا یہ گناہ معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عملوں اور نیتوں کو خوب جاننے والا اور شریعت سازی اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(93) جو کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم ہے، اگر اس نے اسے حلال سمجھا یا توبہ نہ کی، اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس کے لیے رحمت سے دوری مقدر ہے اور اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(94) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکل چکے ہو تو جن لوگوں سے لڑنے کے لیے جاؤ، ان کے بارے میں چھان بین کر لیا کرو۔ اگر کوئی شخص اپنے اسلام کا اظہار یا اس کی نشان دہی کرنے والا کوئی کام کرے تو اس سے مت کہو کہ تو مومن نہیں، تجھے اسلام کا اظہار کرنے پر صرف اپنی جان اور مال کے خوف نے ابھارا ہے، اور پھر تم اسے دنیا کے معمولی فائدے، جیسے غنیمت وغیرہ، کے لیے قتل کر دو۔ اللہ کے ہاں بڑی غنیمتیں ہیں اور وہ اس دنیاوی فائدے سے کہیں زیادہ اور بہتر ہیں۔ تم بھی تو اس سے پہلے اسی شخص کی طرح تھے جو اپنی قوم سے اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام کی دولت عطا کر کے تم پر احسان کیا اور تمھارا خون محفوظ کر دیا، لہٰذا خوب جانچ پڑتال کر لیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے تمھارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، اور وہ اس پر تمھیں ضرور جزا دے گا۔

(95) وہ مومن جو اللہ کی راہ میں جہاد سے پیچھے رہ جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، البتہ عذر والے جیسے بیمار یا نابینا وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو جہاد سے پیچھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔ جہاد میں شریک ہونے والوں یا کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہونے والوں میں سے ہر ایک کے لیے اجر و ثواب ہے جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی طرف سے عظیم ثواب عطا کر کے پیچھے بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے۔

فوائد: ❀ قرآن کریم نے مومن کی جان کی عظمت وحرمت بیان کی، اس کی حرمت کو پامال کرنے سے منع کیا اور اس کی پامالی پر سخت ترین سزائیں لاگو کی ہیں۔

❀ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ مومن قاتل ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ اسے صرف لمبے عرصے تک جہنم میں عذاب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسے نکال لیا جائے گا۔

❀ جہاد میں تحقیق اور چھان بین فرض ہے اور لوگوں پر کفر کا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے تاکہ کسی بے گناہ سے زیادتی نہ ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی فضیلت اور مجاہدین کے لیے اجر عظیم کی بشارت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو جنت میں عالی شان مقام عطا کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے جس تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا۔ ❀ شرعی عذر رکھنے والوں سے جہاد کی فرضیت ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر ان کی نیت اچھی ہوئی تو ان کے لیے اجر ہے۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
13 ع 5 10 رَّحِيْمًا ۧ ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا
فِيْھَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ۙ
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ۙ
فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْھُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّھَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ
فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ
مِنْۢ بَيْتِهٖ مُھَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
14 ع 4 11 رَّحِيْمًا ۧ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ڰ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾

(96) اس ثواب کے بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر کئی درجے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے گناہوں کی معافی اور ان پر اللہ کی خاص رحمت کا انعام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(97) بلاشبہ جن لوگوں کو فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرکے خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو اللہ کے فرشتے ان کی روح قبض کرتے وقت انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ تمھارا مشرکوں سے کیا امتیاز تھا؟ تو وہ معذرت کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں: ہم کمزور تھے۔ ہم اپنا دفاع کرنے کی ہمت وطاقت نہیں رکھتے تھے۔ فرشتے انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: کیا اللہ کے شہر اور ملک وسیع نہیں تھے کہ ان کی طرف ہجرت کر جاتے تاکہ تمھارا دین بھی محفوظ رہتا اور تمھاری جانیں بھی اس ذلت اور دباؤ سے بچ جاتیں؟ چنانچہ یہ لوگ جنھوں نے ہجرت نہ کی، ان کا ٹھکانا آگ ہے جس میں وہ رہیں گے اور یہ لوٹنے کی بدترین جگہ اور برا ٹھکانا ہے۔

(98)، (99) اور اس وعید سے وہ مرد وخواتین اور بچے مستثنیٰ ہیں جو واقعی کمزور ہیں اور ان کا عذر معقول ہے کہ وہ ظلم اور دباؤ کے خلاف اپنا دفاع نہیں کر سکتے اور جس دباؤ اور ظلم میں وہ رہ رہے ہیں، وہاں سے بھاگ نکلنے کا بھی ان کے پاس کوئی راستہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے لطف وکرم اور رحمت سے معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد درگزر کرنے والا اور جو توبہ کرے، اسے بہت بخشنے والا ہے۔

اور جب قدرت واستطاعت کے باوجود ہجرت نہ کرنے پر وعید سنائی تو ہجرت کی ترغیب دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

(100) جو شخص اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کافروں کا شہر چھوڑ کر مسلمانوں کے شہر کی طرف ہجرت کرے گا تو وہ اس ہجرت والی زمین کو جائے پناہ اور چھوڑی ہوئی زمین سے مختلف پائے گا جہاں اسے عزت اور وسیع رزق ملے گا۔ جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کر کے جائے، پھر اسے ہجرت گاہ پہنچنے سے پہلے موت آ لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو گیا۔ ہجرت گاہ نہ پہنچنے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(101) جب تم حالتِ سفر میں ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر ادا کرو، یعنی چار رکعت والی نماز کی دو رکعت ادا کرو، اگر تمھیں دشمن سے کوئی خطرہ ہو کہ وہ نقصان پہنچائے گا (اسی طرح حالتِ امن میں بھی دورانِ سفر میں نماز قصر جائز ہے جیسا کہ سنت سے ثابت ہے۔) بلاشبہ کافروں کی تم سے عداوت اور دشمنی بالکل واضح اور ظاہر ہے۔

فوائد: ❀ اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی بڑی فضیلت ہے اور اس شخص کے لیے ہجرت فرض ہے جسے اپنے ملک میں رہتے ہوئے دین کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔

❀ حالتِ سفر میں نماز قصر کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۖ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا
مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا
مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ
عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ
أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَ
خُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾
فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا
وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ
الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا
تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ
يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَ
كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ 15 ع 4 12
بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾

(102) اے رسول (ﷺ)! دشمن سے لڑائی کے وقت جب آپ لشکر میں موجود ہوں اور انھیں نماز پڑھانا چاہیں تو لشکر دو حصوں میں تقسیم کر لیں: ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور انھیں چاہیے کہ نماز میں بھی اپنا اسلحہ پوری طرح تیار رکھیں اور دوسرا گروہ تمھاری حفاظت پر مامور رہے۔ جب پہلا گروہ ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کر لے تو باقی نماز از خود پوری کرے اور جب وہ گروہ نماز ادا کر لے تو وہ تمھاری حفاظت کے لیے دشمن کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جو گروہ پہرہ دے رہا تھا اور انھوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی، وہ ایک رکعت آ کر امام کے ساتھ ادا کریں اور جب امام سلام پھیرے تو وہ اپنی بقیہ نماز مکمل کر لیں۔ اور انھیں چاہیے کہ دشمن سے محتاط رہیں اور اسلحہ وغیرہ نماز میں بھی پوری طرح تیار رکھیں۔ بلاشبہ کافر یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تم نماز کے وقت اپنے اسلحے اور سامان سے غافل ہو جاؤ تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تم پر اچانک حملہ کر دیں اور تمھیں دبوچ لیں۔ اگر بارش یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے تمھیں کوئی پریشانی ہو تو اسلحہ اتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی حسبِ استطاعت دشمن سے ہوشیار رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(103) اے ایمان والو! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے اپنی تمام حالتوں میں سبحان الله، الحمد لله اور لا إله إلّا الله کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ جب خوف ختم ہو جائے اور امن وامان ہو جائے تو پورے ارکان وواجبات اور مستحبات کے ساتھ مسنون طریقے سے نماز ادا کرو جیسا کہ تمھیں حکم دیا گیا ہے۔ بلاشبہ نماز ادا کرنا اہلِ ایمان پر مقرر وقت میں فرض ہے، بغیر کسی معقول عذر کے اس میں تاخیر جائز نہیں۔ یہ مقیم ہونے کی صورت میں ہے۔ سفر کی حالت میں تم دو نمازیں ایک ساتھ بھی پڑھ سکتے ہو اور قصر بھی کر سکتے ہو۔

(104) اے ایمان والو! کافر دشمنوں کا پیچھا کرنے میں کمزور اور سست نہ پڑو۔ اگر تم راہ جہاد میں پہنچنے والے زخموں اور مقتولوں کی وجہ سے دُکھ درد میں مبتلا ہو تو ان کافروں کو بھی تو تمھاری طرح تکلیف ہوتی ہے۔ انھیں بھی تمھاری طرح مصیبت آتی ہے۔ ان کا صبر تمھارے صبر سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے جبکہ تم اللہ تعالیٰ سے ثواب اور نصرت وتائید کی امید رکھتے ہو جس کی وہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات خوب جاننے والا ہے، وہ اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(105) اے رسول! بلاشبہ ہم نے آپ پر حق پر مشتمل قرآن نازل کیا تا کہ آپ اس علم کے مطابق جو اللہ نے آپ کو سکھایا اور الہام کیا ہے، لوگوں کے تمام معاملات میں فیصلہ کریں جس میں آپ کی رائے اور خواہشات کا دخل نہ ہو۔ آپ اپنی جانوں اور اپنی امانتوں میں خیانت کرنے والوں کی طرف داری کرتے ہوئے ان کا دفاع نہ کریں کہ جو کوئی ان سے اپنے حق کا مطالبہ کرے تو آپ ان کی طرف سے جھگڑا کریں۔

فوائد: ❀ نمازِ خوف کی شرعاً اجازت، اس کے احکام اور طریقۂ کار کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔
❀ ہر طرح کے حالات میں اسباب بروئے کار لانے کا حکم ہے اور مومن کو عبادت میں بھی انھیں ترک کرنے کی اجازت نہیں۔
❀ ہر حال میں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا دلوں کی زندگی اور ان کے اطمینان کا سبب ہے۔
❀ دشمن سے لڑائی کے دوران میں کمزوری دکھانے اور سستی کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت اور لڑائی میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا حکم ہے۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ
اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَ
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ
اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى
نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً
16 ع 8 13 اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ
شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
الثّلٰثة مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

(106) اللہ تعالیٰ سے مغفرت وبخشش طلب کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتے ہیں۔

(107) آپ کسی ایسے شخص کی طرف سے جھگڑا نہ کریں جو خیانت کرتا ہے اور اپنی خیانت چھپائے رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خیانت اور گناہ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(108) وہ گناہ کرتے وقت حیا اور خوف کے مارے لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہے اور ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی جب وہ چھپ کر ایسی باتوں کی سازشیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، جیسے گناہ گار کا دفاع کرنا اور بے گناہ کو مورد الزام ٹھہرانا۔ وہ چھپ کر اور علانیہ جو بھی کرتے ہیں، اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(109) یہ تم ہی ہو جنھیں ان جرم کرنے والے لوگوں کی فکر لگی ہوئی ہے۔ تم انھیں دنیا کی زندگی میں بری قرار دینے کے لیے جھگڑا کرتے اور ان کی سزا رکوانے کے لیے ان کا دفاع کرتے ہو تو بتاؤ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کا دفاع کون کرے گا جبکہ وہ ساری حقیقت سے آگاہ ہے؟ اس دن ان کی وکالت کون کرے گا؟ بلاشبہ اس دن ایسا کرنے کی کسی میں ہمت نہ ہوگی۔

(110) اور جو کوئی برا کام کرے یا گناہ کا ارتکاب کر کے خود پر ظلم کرے، پھر اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے اس پر شرمندگی اور ندامت کا اظہار کرے، اللہ سے معافی مانگے اور خود کو بدل لے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو گناہ معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا پائے گا۔

(111) جو کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا، اس کی سزا بھی اس اکیلے ہی کو ملے گی، کسی دوسرے کو اس کی سزا نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کو خوب جاننے والا ہے اور تدبیر کرنے اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(112) جو کوئی بھول چوک کر غلطی کر لے یا جان بوجھ کر گناہ کر لے، پھر اس کا الزام کسی بے گناہ انسان پر لگا دے تو اس نے ایسا کر کے جھوٹ بولا اور بڑا واضح گناہ اپنے سر اٹھا لیا ہے۔

(113) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ پر اللہ کا فضل واحسان نہ ہوتا کہ اس نے آپ کو محفوظ رکھا تو اپنے آپ سے خیانت کرنے والا ایک گروہ آپ کو حق سے ہٹانے اور نا انصافی والا فیصلہ کرانے پر تلا ہوا تھا۔ حقیقت میں وہ خود ہی کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ آپ کو بھٹکانے کی انھوں نے جو کوشش کی، اس کا وبال ان کی گمراہی کی صورت میں انھی پر پڑے گا۔ آپ کے اللہ کی حفاظت میں ہونے کی وجہ سے وہ آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن وسنت کو نازل کیا اور آپ کو وہ ہدایت اور نور سکھایا جو آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر نبوت و عصمت کی صورت میں عظیم احسان ہے۔

فوائد: ❀ باطل پرستوں کی جانب سے جھگڑنا اور ان کا دفاع کرنا منع ہے کیونکہ یہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون کرنے کی ایک صورت ہے۔

❀ سچے مومن کو چاہیے کہ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اس کی تعظیم اور اس سے حیا سب لوگوں سے زیادہ ہو۔

❀ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور مغفرت اس شخص کے لیے ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، خواہ اس کا خود پر ظلم کتنا ہی بڑا ہو، پھر وہ سچی توبہ کر کے گناہ سے باز آجاتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔

❀ کسی بے گناہ آدمی پر تہمت لگانے اور الزام تراشی سے ڈرایا گیا ہے اور ایسا کرنے والا بسا اوقات بہت بڑے جھوٹ اور گناہ میں پڑ جاتا ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ
يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ
يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ 17 ع 3 14
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّآ
اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وقف لازم
وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ ۙ
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ
الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ ؕ
يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾
اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

(114) لوگوں کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر اور نفع کی بات نہیں ہوتی۔ ہاں، اگر ان کی خفیہ گفتگو صدقہ وخیرات کرنے یا شریعت و عقل کے مطابق کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہو یا دو جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے کی دعوت ہو تو اور بات ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ایسا کرے گا، عنقریب ہم اسے عظیم ثواب عطا کریں گے۔

(115) اور جو شخص رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کا مظاہرہ کرے اور حق واضح ہو جانے کے بعد آپ کی لائی ہوئی شریعت کی مخالفت کرے اور اہلِ ایمان کی راہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور جان بوجھ کر حق سے منہ موڑنے کی وجہ سے اسے حق کی توفیق نہیں دیتے اور ہم اسے جہنم کی آگ میں ڈالیں گے جس کی گرمی وہ جھیلے گا اور جہنم اپنے مستحق لوگوں کے لیے لوٹنے کی نہایت بری جگہ ہے۔

(116) اللہ تعالیٰ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے بلکہ مشرک کو ہمیشہ آگ میں رکھے گا اور شرک کے علاوہ جو گناہ چاہے گا اور جس کے چاہے گا، اپنی رحمت اور فضل سے معاف کر دے گا اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو وہ حق سے بھٹک گیا اور بہت دور چلا گیا کیونکہ اس نے خالق اور مخلوق کو برابر کر دیا۔

(117) یہ مشرکین جن کی عبادت کرتے ہیں اور جنھیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ صرف مورتیاں ہیں جن کے نام انھوں نے مؤنثوں کے نام پر رکھے ہوئے ہیں جیسے لات اور عُزیٰ۔ ان کے پاس نفع ونقصان کا کوئی اختیار نہیں۔ درحقیقت وہ اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے شیطان ہی کی عبادت کرتے ہیں جس میں کوئی خیر نہیں کیونکہ اسی نے انھیں ان مورتیوں اور بتوں کی عبادت کا حکم دیا ہے۔

(118) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور اس نے قسم اٹھا کر اپنے رب سے کہا تھا: میں تیرے بندوں کی ایک معلوم تعداد کو راہِ حق سے ہٹاؤں گا۔

(119) اور میں ضرور انھیں تیری سیدھی راہ سے روکوں گا اور میں بہرصورت انھیں ایسے جھوٹے وعدوں کی امید دلاؤں گا جس میں ان کی گمراہی بھی انھیں خوبصورت لگے گی۔ اور میں ضرور انھیں جانوروں کے کان کاٹنے کا حکم دوں گا تاکہ وہ اللہ کے حلال کیے ہوئے جانوروں کو حرام قرار دیں اور میں انھیں اللہ کی فطرت اور تخلیق میں تبدیلی کرنے کا حکم ضرور دوں گا۔ جو شخص شیطان کو اپنا دوست بنائے اور اس کی اطاعت کرے، وہ شیطان مردود سے دوستی کر کے سراسر کھلے خسارے میں پڑ گیا۔

(120) شیطان ان سے جھوٹے وعدے کرتا اور انھیں جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور واقعی اس کا ہر وعدہ باطل ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

(121) شیطان کے نقش قدم اور اس کی ہدایات پر چلنے والے ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔ وہ اس سے بھاگ نکلنے کی جگہ نہ پائیں گے جہاں وہ پناہ لے سکیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی بلکہ کئی دفعہ ان میں گناہ اور وبال ہوتا ہے اور لوگوں کی باہمی گفتگو میں واقعی نیکی اور فائدے کی باتیں بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔

❀ رسول اکرم ﷺ سے عناد اور دشمنی اور مومنوں کی راہ کی مخالفت کا انجام اللہ تعالیٰ سے دوری اور جہنم رسید ہونا ہے۔

❀ تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت پر موقوف ہیں۔ کبھی گناہ کرنے والے کو معاف کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو شرک (یا کفر) پر بغیر توبہ کیے مرا تو اسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

❀ شیطان کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ہٹانا ہے اور اس کے لیے اس کا سب سے بڑا جال جھوٹی تمناؤں اور جھوٹے وعدوں کو مزین کر کے دکھانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ
وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ
لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ
دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع 18 11 15
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا
يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کے پیروکاروں کے انجام کا ذکر کیا تو ساتھ ہی رسولوں کی پیروی کرنے والوں کا انعام بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(122) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے قریب کرنے والے نیک اعمال کیے، ہم عنقریب انھیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے وعدہ ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے۔ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کسی کی نہیں ہو سکتی۔

(123) اے مسلمانو! کامیابی اور نجات تمھاری یا اہلِ کتاب کی خواہشات کے تابع نہیں بلکہ اس کا دارومدار عمل پر ہے۔ جو کوئی تم میں سے برا عمل کرے گا، اسے قیامت کے دن اس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ پائے گا جو اسے نفع دے سکے اور نہ کوئی مددگار پائے گا جو اس سے نقصان دور کر سکے۔

(124) اور جو شخص نیک اعمال کرے، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہو، تو ایمان اور عمل کو ایک ساتھ جمع کرنے والے یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے اعمال کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، اتنی سی بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کی پشت پر باریک گڑھا ہوتا ہے۔

(125) اس سے اچھا دین کسی کا نہیں ہو سکتا جس نے خالص نیت کے ساتھ اپنا ظاہر و باطن اللہ کے سپرد کر دیا اور شریعت کی پیروی میں نہایت اچھے اعمال بھی کیے اور شرک و کفر سے ہٹتے ہوئے اور توحید و ایمان کی طرف مائل دینِ ابراہیم، جو دینِ محمد ﷺ کی اصل ہے، کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنی تمام مخلوقات میں سے کامل محبت کے ساتھ منتخب فرمایا۔

(126) اللہ اکیلے کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ان سب کا بادشاہ اکیلا اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم، قدرت اور تدبیر سے اپنی مخلوق میں سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

(127) اور اے رسول (ﷺ)! وہ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کے حقوق و واجبات کیا ہیں؟ آپ کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں اس کے متعلق کھول کر بتاتا ہے جو تم نے پوچھا ہے اور تمھیں ان یتیم عورتوں کے متعلق بھی قرآن میں بتاتا ہے جو تمھارے زیرِ پرورش ہیں اور تم انھیں ان کا حق مہر یا میراث نہیں دیتے، جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کی ہے۔ تم خود ان سے نکاح کی رغبت نہیں رکھتے اور ان کے مال کے لالچ میں ان کا نکاح آگے بھی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی بیان کرتا ہے جو تم پر چھوٹے کمزور بچوں کے بارے میں فرض ہے کہ وراثت میں سے انھیں ان کا حق دو اور ان کے مالوں پر قبضہ کر کے ان پر ظلم نہ کرو۔ وہ تمھارے لیے بیان کرتا ہے کہ یتیموں کی دنیا و آخرت کی بہتری کا لحاظ رکھتے ہوئے عدل و انصاف سے ان کی کفالت کرتے رہنا، اور تم یتیموں وغیرہ کے لیے جو بھی بھلائی کا کام کرو گے، اللہ اسے خوب جاننے والا ہے اور جلد تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ثواب ہے، اسے صرف خواہشات اور دعووں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ بہت ضروری ہیں۔

❀ جزا جنسِ عمل سے ہوگی، چنانچہ جو کوئی برا عمل کرے گا، اس کی سزا پائے گا اور جو اچھا عمل کرے گا، اسے اس کا اچھا بدلہ ملے گا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے حضور عمل کی قبولیت کا معیار یہ ہے کہ اس میں اخلاص ہو اور نبی ﷺ کی پیروی میں کیا گیا ہو۔

❀ کمزور طبقوں، جیسے عورتوں اور بچوں وغیرہ کے حقوق کے تحفظ پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ ان پر زیادتی حرام قرار دی اور شریعت کی روشنی میں ان کی مصلحتوں کا خیال رکھنا واجب قرار دیا ہے۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ
وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا
بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا
رَحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ
اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ
أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ
قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ ع 19 ع 8 16

128 اگر کسی عورت کو اس بات کا خدشہ ہو کہ اس کے خاوند کو اس میں دلچسپی نہیں رہی اور وہ اس سے الگ ہو جائے گا تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ کسی بات پر مصالحت کر لیں، مثلاً: عورت اپنے بعض واجبی حقوق سے دستبردار ہو جائے جیسے نان ونفقہ یا خاوند کا اس کے ہاں رات گزارنا۔ اس صورت میں صلح طلاق سے بہتر ہے۔ انسانی فطرت میں اگرچہ حرص اور بخل پایا جاتا ہے اور وہ اپنے حق سے دستبرداری پر آمادہ نہیں ہوتا لیکن میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ خود کو درگزر کرنے اور احسان اور بھلائی کرنے کا عادی بنا کر اس کا علاج کریں۔ اگر تم اپنے تمام معاملات میں احسان اور بھلائی کی راہ اختیار کرو اور اللہ کے احکام مانتے ہوئے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے رہو تو بلاشبہ جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

129 اے خاوندو! تم دلی تعلق میں اپنی بیویوں سے پوری طرح انصاف کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، خواہ تم ایسا چاہو بھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی معاملات تمھارے بس میں نہیں ہوتے، لہٰذا تم جس سے محبت نہیں کرتے، اسے کلی طور پر نہ چھوڑ دو کہ وہ درمیان میں لٹکی رہے کہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی وہ بے شوہر رہے اور نہ شوہر اس کا حق ادا کرے اور شادی شدہ ہونے کی وجہ سے وہ کوئی دوسرا شوہر بھی تلاش نہ کر سکے۔ اگر تم آپس کے معاملات کی اصلاح کر لو کہ تم اپنی خواہشات کی قربانی دے کر نہ چاہتے ہوئے بھی بیوی کا حق ادا کرو اور اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا اور تم پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

130 اگر میاں بیوی طلاق یا خلع کے ذریعے سے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وسیع فضل واحسان سے دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل ورحمت والا اور اپنی تدبیر وتقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

131 آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب پر اکیلے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ ہم نے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ سے اور تم سے بھی عہد و پیمان لیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانو گے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو گے اور اگر تم نے اس عہد کا انکار کیا تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری اطاعت سے بے نیاز ہے کیونکہ وہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب کا مالک ہے اور وہ اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز ہے، اپنی تمام صفات اور افعال میں قابلِ تعریف ہے۔

132 اکیلے اللہ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی اطاعت کا مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے تمام معاملات کو سنبھالنے کے لیے اکیلا ہی کافی ہے۔

133 اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمھیں ہلاک کر دے اور تمھاری جگہ دوسرے لوگ لے آئے جو اللہ کی اطاعت کرنے والے ہوں اور اس کی نافرمانی سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس بات پر پوری طرح قادر ہے۔

134 اے لوگو! تم میں سے جو کوئی اپنے اعمال پر صرف دنیا کا ثواب اور بدلہ چاہتا ہے، اسے علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا وآخرت دونوں کا ثواب ہے، اس لیے اس سے دونوں کا ثواب مانگے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا اور تمھارے افعال کو خوب دیکھنے والا ہے اور وہ جلد تمھیں ان کا بدلہ بھی دے گا۔

فوائد: ❀ اختلاف کے وقت میاں بیوی کے درمیان مصالحت جائز اور پسندیدہ امر ہے۔ رشتۂ ازدواج قائم رکھنے کی مصلحت کے پیش نظر کچھ حقوق سے دستبردار ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرنا واجب قرار دیا ہے، خصوصاً مادی امور میں جو شوہر کے اختیار میں ہوں، تاہم کئی طبعی امور میں، جیسے محبت اور دلی تعلق، جن میں عدل کرنا شوہر کے بس میں نہ ہو، شریعت نے درگزر کیا ہے۔

❀ جب رشتۂ ازدواج قائم رکھنا ناممکن ہو تو پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی میں کوئی حرج نہیں۔

❀ اگلے پچھلے تمام انسانوں کے لیے جامع ومانع وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام مانتے ہوئے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا
اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿135﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ
وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ﴿136﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿137﴾
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿138﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ
الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿139﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿140﴾

(135) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اپنی تمام حالتوں میں عدل و انصاف پر قائم رہنے والے بنو اور ہر ایک کے ساتھ حق سچ کی گواہی دو، خواہ اس کا تقاضا یہ ہو کہ گواہی خود تمھارے اپنے خلاف جاتی ہو یا تمھارے والدین یا قریبی رشتے داروں ہی کے خلاف جاتی ہو۔ گواہی دینے یا نہ دینے میں کسی مالدار کی مالداری یا کسی فقیر کا فقر تمھارے آڑے نہ آئے۔ اللہ کو امیر یا فقیر کا تم سے زیادہ خیال ہے اور وہ ان کی مصلحت سے خوب واقف ہے، لہٰذا گواہی کے معاملے میں تم خواہشاتِ نفس کے پیچھے نہ چلو کہ حق بات ہی سے منہ پھیر لو۔ اگر تم نے گواہی دینے میں کوئی ہیر پھیر کیا یا گواہی دینے سے پہلو تہی کی تو اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو، اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(136) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، قرآن مجید جو اس نے اپنے رسول پر اتارا اور ان سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لاؤ اور اس پر ثابت قدم رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرتا ہے، وہ سیدھے راستے سے بہت زیادہ دور نکل گیا۔

(137) جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد بار بار کفر کیا، یعنی اسلام قبول کیا، پھر مرتد ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے، اس کے بعد پھر مرتد ہو گئے اور کفر پر ڈٹے رہے اور اسی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انھیں اپنی طرف پہنچانے والے سیدھے راستے کی توفیق دے گا۔

(138) اے رسول! ان منافقوں سے کہہ دیں جو لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرتے اور دل میں کفر رکھتے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کے ہاں قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔

(139) یہ عذاب اس لیے ہے کہ انھوں نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست اور مددگار بنایا اور اس دوستی کا سبب بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ کیا وہ کافروں سے دوستی کر کے عزت و رفعت اور طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ بلاشبہ قوت و عزت کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

(140) اور اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے تم پر قرآن کریم میں نازل کیا ہے کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور کسی آدمی سے سنو کہ وہ قرآن کی آیات کا انکار کر رہا ہے یا ان کا مذاق اڑا رہا ہے تو تم پر فرض ہے کہ اس مجلس کو فوراً چھوڑ دو اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ترک کر دو۔ ہاں، اگر وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر و مذاق والی باتیں چھوڑ دیں تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہو۔ اگر تم اس وقت ان کے ساتھ بیٹھے جب وہ اللہ کی آیات کا انکار کر رہے تھے اور ان کا مذاق اڑا رہے تھے تو تم بھی ایسی باتیں سننے کے بعد اللہ کے حکم کی مخالفت میں انھی کی طرح ہو جاؤ گے کیونکہ تم نے بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جیسے انھوں نے کفر کر کے اللہ کی نافرمانی کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ضرور ان منافقوں کو قیامت کے دن کافروں کے ساتھ جہنم کی آگ میں جھونک دے گا جو اسلام کا اظہار کر کے دلوں میں کفر رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے اور گواہی دیتے وقت عدل سے کام لینا واجب ہے، خواہ وہ فیصلہ یا گواہی خود انسان کے اپنے یا اس کے کسی قریبی عزیز کے خلاف ہی ہو۔

❀ مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ دلی ریاضت اور ظاہری اعمال میں سے وہ کام کرنے کی کوشش کرے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتے اور اس کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں۔

❀ اسلام اور مسلمانوں کے لیے منافقین کے خطرناک ہونے کا بیان، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں آخرت میں سخت ترین عذاب کی وعید سنائی ہے۔

❀ جب مومن اللہ تعالیٰ کی آیات اور شریعت کا مذاق اڑانے والے شخص کو روک نہ سکتا ہو تو اس کے لیے اس صورتِ حال کے دوران میں اس مجلس میں بیٹھنا ناجائز ہے۔

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا
أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾ 20 ع 17
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا
إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ
اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا
إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ
الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ
لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ
وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ
اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ
إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

(141) وہ لوگ جو تمھارے لیے کسی خیر یا شر کا انتظار کرتے ہیں، اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح اور غنیمت حاصل ہو تو تم سے کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے ساتھ نہیں تھے، ہم بھی اسی جگہ موجود رہے جہاں تم موجود رہے؟ ایسا وہ صرف غنیمت حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو یہ لوگ ان سے کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے معاملات کی دیکھ بھال نہیں کرتے رہے اور پوری طرح تمھاری مدد و نصرت کر کے مسلمانوں کو ناکام کرنے کے لیے تمھیں ان سے بچاتے نہیں رہے؟ اللہ تعالیٰ تم سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تو مومنوں کو جنت میں داخل کر کے جزا دے گا اور منافقوں کو جہنم کے نچلے طبقے میں داخل کر کے بدلہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے قیامت کے دن کافروں کی اہلِ ایمان کے خلاف کوئی دلیل قبول نہیں کرے گا بلکہ انجام کار ایمان والے ہی کامیاب ہوں گے بشرطیکہ وہ اپنے ایمان میں سچے اور شریعت پر عمل پیرا رہیں۔

(142) بلاشبہ منافق دل میں کفر چھپا کر اور اسلام کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ وہ خود دھوکے کا شکار ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کو جانتے ہوئے بھی ان کا خون بہانے سے منع کیا اور آخرت میں ان کے لیے سخت ترین سزا تیار کی ہے۔ جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ نماز کو ناپسند کرتے ہوئے سستی سے اس کی طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے لیے اخلاص اختیار نہیں کرتے، صرف لوگوں کو دکھانا اور اپنی تعظیم کروانا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ کا ذکر بھی بہت کم کرتے ہیں، یعنی صرف اس وقت جب مومنوں کو دیکھتے ہیں۔

(143) یہ منافق بدحواسی میں تذبذب کا شکار ہیں۔ وہ ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں مومنوں کے ساتھ ہیں نہ کافروں کے ساتھ بلکہ وہ ظاہری طور پر اہلِ ایمان کے ساتھ ہیں اور باطنی طور پر کافروں کے ساتھ۔ اے رسول (ﷺ)! جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے، آپ اس کے لیے گمراہی سے ہدایت کی طرف نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

(144) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم مومنوں کو چھوڑ کر اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے تعلق بناتے پھرو۔ کیا تم اپنے اس فعل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں واضح حجت بنانا چاہتے ہو کہ تم واقعی عذاب اور سزا کے مستحق ہو؟

(145) بلاشبہ منافقوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں رکھے گا اور آپ ان کا کوئی مددگار نہ پائیں گے جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(146) ہاں، جن لوگوں نے نفاق سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لیا، اپنے باطن کی اصلاح کر لی، اللہ کے عہد کو تھام لیا اور ریاکاری چھوڑ کر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کر لیا تو ان صفات والے دنیا و آخرت میں مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔

(147) اللہ تعالیٰ کو تمھیں عذاب دینے کی کوئی ضرورت نہیں اگر تم شکر گزار بنو اور اس پر ایمان لاؤ۔ وہ نہایت بلند و بالا، احسان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو صرف تمھارے گناہوں پر تمھیں عذاب دے گا۔ اگر تم اپنے اعمال کی اصلاح کر لو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے شکر گزار بنو اور ظاہر و باطن سے اس پر ایمان لاؤ تو وہ ہرگز تمھیں عذاب نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کا بڑا قدردان ہے جو اس کے انعامات کا اعتراف کرے۔ وہ انھیں اس اعتراف پر نہ ختم ہونے والا ثواب دے گا۔ وہ اپنی مخلوق کے ایمان کو خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو ضرور اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ منافقوں کی کئی صفات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ انھیں ہر حال میں اپنے حصے کی فکر ہوتی ہے، خواہ وہ انھیں مومنوں سے ملے یا کافروں سے۔

❀ منافقوں کی ایک نمایاں صفت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تذبذب، بے چینی اور اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر ایمان والوں کے ساتھ ہوتے ہیں نہ کافروں کے ساتھ۔

❀ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانے کی سخت ممانعت ہے۔

❀ بندے کو آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچانے والی سب سے بڑی چیز ایمان اور نیک عمل ہے۔